83639 ـ سفید بالوں کے لیے نہیں بلکہ خوبصورتی کے لیے بال سیاہ کرنا

سوال

میں نے آپ کی ویب سائٹ پر تین سے زیادہ فتوے پڑھے ہیں جن میں بالوں کو سیاہ کرنے کی حرمت بیان ہوئی ہے، ساری کلام سفي بالوں کو سیاہ کرنے، یا پھر سیاہ بالوں کے متعلق تھی، تو کیا اگر عورت اپنے گھر میں خوبصورتی کی غرض سے بال سیاہ کرے تو بھی حرام ہے ؟
میں نے سنا ہے کہ اگر زینت و خوبصورتی کے لیے ہو تو اس کا حکم مختلف ہے، آپ سے گزارش ہے کہ میرے سوال کا جواب ضرور دیں تا کہ میرا دل ہمیشہ کے لیے مطمئن ہو جائے، ان شاء اللہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

کئی ایك جواب میں مردوں اور عورتوں کے لیے بالوں کو سیاہ کرنے کے حکم کا بیان پایا جاتا ہے، جیسا آپ نے بیان بھی کیا ہے، آپ سوال نمبر (7227) اور (476) اور (1008) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

مردوں کا اپنے بالوں کو سیاہ کرنا علماء کے ہاں اختلافی مسائل میں شمار ہوتا ہے، مندرجہ بالا سوالات کے جوابات میں ہم دلائل بیان کر چکے ہیں جن سے قطعی طور پر مردوں کے لیے بال سیاہ کرنا حرام ہیں.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ممانعت مردوں کے ساتھ خاص ہے عورتیں اس میں شامل نہیں.

لیکن صحیح عموم ہی ہے، اور مندرجہ بالا سوالات کے جوابات میں اس کا بیان بھی موجود ہے.

جنہوں نے عورت کو اپنے خاوند کے لیے خوبصورتی کے لیے بال سیاہ کرنے کو مباح قرار دیا ہے ان کے کئی ایك اعتبارات ہیں، ان میں سے کچھ نے تو اسے - اصل میں - مردوں کے لیے مباح قرار دیا ہے، اور اس اعتبار سے عورتوں کے لیے بھی استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں رہتا، اور کچھ نے مثلا شافعی حضرات میں سے الحلیمی نے صرف مردوں کے لیے ممانعت کا کہا ہے.

لیکن بعض اہل علم جو اس ممانعت کو عمومی نہی قرار دیتے ہیں انہوں نے عورت کو اپنے خاوند کےلیے بال سیاہ کرنے کی اجازت دی ہے، اور ان کا کہنا ہے: عورت اس صورت میں روکا اور منع کیا جائیگا جب اس میں دھوکہ اور تدلیس پائی جائے، اور یہ اس وقت ہے جب عورت اپنے خاوند کے لیے بال سیاہ نہ کرے، بلکہ کسی اور مقصد کے لیے، ان میں اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ شامل ہیں.

عون المعبود کے مصنف لکھتے ہیں:

" اکثر علماء کرام سیاہ خضاب لگانے کو مکرہ قرار دیتے ہیں، اور امام نووی رحمہ اللہ کا میلان کراہت تحریمی کی طرف ہے، اور کچھ علماء کرام نے جہاد میں بال سیاہ کرنے کی رخصت دی ہے، اس کے علاوہ نہیں، اور کچھ علماء نے مرد اور عورت میں فرق کیا ہے، عورت کو اجازت دی ہے، مرد کو نہیں، اسے حلیمی نےاختیار کیا ہے. انتہی.

دیکھیں: عون المعبود شرح ابو داود (11 / 178).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس میں - یعنی بالوں کو سیاہ خضاب لگانے - اسحاق رحمہ نے عورت کو اپنے خاوند کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے کے لیے اجازت دی ہے "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 150).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس میں - یعنی سیاہ خضاب کی - دوسروں نے بھی عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لیے اس کے ساتھ خوبصورتی اور زینت حاصل کر سکتی ہے.

اور یہ قول اسحاق بن راہویہ کا ہے، شائد ان کی رائے یہ ہے کہ ممانعت اور نہی صرف مردوں کے حق میں ہے، اور عورت کے لیے ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی اور خضاب لگانے کی اجازت دی گئی ہے جو کہ مرد کو نہیں دی گئی.

دیکھیں: حاشیۃ ابن القیم علی تھذیب سنن ابی داود (11 / 173).

اور صحیح یہی ہے کہ بال سیاہ کرنے کی ممانعت مرد و عورت سب کے لیے عام ہے، اور تدلیس و دھوکہ دینے اور چھپاؤ کے لیے بال سیاہ نہیں کرنے جائز نہیں، اس کی ممانعت اور نہی تحریمی ہے، لیکن اگر عورت کا مقصد اپنے خاوند کے لیے خوبصورتی و زینت اختیار کرنا ہو تو بھی اولی اور بہتر یہی ہے کہ وہ اس سے اجتناب کرے.

ہم نے سوال نمبر (47652) کے جواب کہا ہے کہ:

اولی اور احتیاط اسی میں ہے کہ حدیث کے الفاظ کا خیال اور اس پر عمل کرتے ہوئے اس سے اجتناب کیا جائے، خاص کر مذکورہ علت - دھوکہ اور چھپاؤ - استنباط کردہ ہے، جسے بعض علماء کرام نے استنباط کیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالنص یہ بیان نہیں فرمائی. انتہی.

واللہ اعلم .